ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

زادالمعاد "فقہ السیرۃ" پر مولانا عزیر شمس کی تحقیقات کا علمی و تحقیقی تجزیہ

A SCIENTIFIC AND RESEARCH ANALYSIS OF MAULANA UZAIR SHAMS' RESEARCH ON ZAD AL-MA'AD'S "FIQH AL-SIRAH"

Dr. Abdul Ghaffar
Assistant Professor/HOD, Department of Islamic Studies, University of Okara, Okara
Salma Siddique
Visiting Lecturer, University of Okara, Okara
Muhammad Usman Shakir
Lecturer, Islamic Studies, Quran College Bhai Pheru, Kasur

Abstract:

The land of the Indian subcontinent is very fortunate in that it has produced many renowned scholars, especially in the field of biography writing. Among these scholars was Maulana Uzair Shams, a great researcher, whose abilities are acknowledged by great personalities of the present time, including Imam Kaaba, Sheikh Dr. Abdul Rahman Al-Sudais, Dr. Wasiullah Abbas and other researchers, who have openly acknowledged his academic abilities. Maulana Uzair Shams is a rare gem who has rendered unparalleled and irreplaceable services in almost every field of Sharia science. Especially in the field of biography writing, he has researched Zad Al-Ma'ad Fi Huda Khair Al-Ibad. Before Maulana Uzair Shams, no one has served the books, treatises, manuscripts and other scholarly heritage of Imam Ibn Taymiyyah in the way he has done. That is why contemporary researchers call you the custodian of his scholarly heritage. Through your research services, a lot of scholarly material has come to light in a very simple and easy way that was previously beyond the reach of scholars. You have collected it by utilizing libraries from more than 80 different countries.

Keywords: Scientific; Research; Maulana Uzair Shams; Zad al-Ma'ad "Fiqh al-Sirah"

اللہ تعالی نے قران مجید بنی نوع انسان کی ہدایت کے لیے نازل فرمایااور اس کی عملی تفسیر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو قرار دیا ۔وَ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡكَ الذِّكۡرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیۡهِمۡ وَ لَعَلَّهُمۡ یَتَفَكَّرُوۡنَ[1]

اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حدیث وسنّت سیرت امت مسلمہ کی فکری وعلمی اساس ہے تمام علوم کی بنیاد انہی دو اساسات پر قائم ہے تاریخ اسلام کے ہر دور میں امت مسلمہ نے تعلیم وتذکیر قرآن مجید کے ساتھ ساتھ حدیث اور سیرت نگاری کو اپنا پسندیدہ موضوع بنایاہے اسی لیے دنیا کی تمام زبانوں میں سیرت طیبہ پر ادبیات کا وسیع ذخیرہ موجود ہے جس کا آغاز صحابہ کرامؓ کے دفاتر احادیث سے ہوتا ہے۔[2] جس میں تدوین حدیث کے متعلقہ قدیم وجدید کتب سے خوب استفادہ کیا گیا ہے اسی طرح تدوین سیرت کا آغاز حضرت عروہ بن زبیرؒ کی المغازی سے ہوتا ہے تفصیلات کیلئے مصادر سیرت از ڈاکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی اور راقم کی دوسری کتاب "تدوین سیرت فنّی فکری تاریخی مطالعہ "کا مطالعہ از حد ضروری ہے یہ بات پیش نظر رہے کہ اردو زبان کا دامن اس سلسلے میں بہت وسیع ہے۔سیرت کا موضوع ایک بحر ناپید اکنار ہے،قرآن حکیم اور احادیث دونوں رسول اکرم ﷺ کی شخصیت اور تعلیمات کا مخزن ہیں ، محدثین کا زور رسول اکرم ﷺ کے ارشادات، افعال و اعمال اور تقاریر پر ہے اور یہ دیکھنے کی کوشش کی گئی ہے کہ کیا چیز اسلام کے مزاج کے مطابق اور کیا اس کے خلاف ہے، کیا چیز سنت کہلائے گی اور کیا اس کے خلاف ہے، سیرت نگار آپ کے ذاتی طرز عمل، شخصیت اور رویہ پر اپنی توجہ مرکوز کر دیتا ہے، محمود احمد غازی کے الفاظ میں سیرت میں ذات وشمائل رسول اصلاً زیر بحث آتے ہیں اور اقوال وافعال پر ضمن بحث ہوتی ہے، علامہ ابن قیم نے لکھا ہے کہ سیرت کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان کے لیے فرض ہے جس میں سعادت دارین ہے اور ہر وہ شخص جو اپنے لیے سعادت کا طالب ہے اپنا خیر خواہ ہے، وہ رسول اکرم ﷺ کی سیرت اور آپ کے معاملات سے آگاہی حاصل کرنے کا پابند ہے۔

---

1 النحل: 44

2 مکمل تفصیلات کیلئے راقم کی کتاب (تدوین حدیث فنی فکری وتاریخی مطالعہ) کی طرف مراجعت ضروری ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

مولاناعزیر شمسؒ نےعلوم سیرت کے متعلقہ کتب میں سے "زاد المعاد فی ھدی خیر العباد" کو منتخب کیاجو کہ امام ابن قیم کی سیرت سید المرسلین،امام المتقین اور خاتم النبیین پر تحریر کردہ اپنی مثال آپ ہے اس کتاب اپنے باب میں جامع ترین کتاب ہے کیونکہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا تقریباًہر پہلو اور اس سے معلوم ہونے والی حکمتوں کا اس کتاب میں احاطہ کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی اور یہ کوشش بڑی حدتک کامیاب بھی رہی،اس دعوی کی حقیقت صرف وہی شخص جان سکتاہے جو اس کتاب کا بغور مطالعہ کرے گا مولاناعزیر شمس نے بڑی جاں فشانی سے اس کتاب پر تحقیقی خدمات پیش کی ہیں جن کا جائزہ مقالہ ہذا میں پیش کیاجارہاہے۔

امام ابن القیم الجوزیہ کا تعارف

امام ابن القیم کا شمار علم اسلام کی عظیم شخصیات میں ہوتاہے آپ کے شرف میں اتنا ہی کافی ہے کہ آپ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کے تلمیذ رشید اور امام المفسرین حافظ ابن کثیر الشافعی اور حافظ ابن رجب الحنبلی کے استاد بھی ہیں۔اور آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔آپ کے والد گرامی ابو بکر بن ایوب مدرسہ جوزیہ کے متہم اور مدیر تھے اسی نسبت سے آپ کی تمام اولاد اسی لقب سے معروف ہوئی مدرسہ جوزیہ دمشق میں یوسف بن عبد الرحمان بن علی (م ۶۵۶ھ) نے دمشق میں تعمیر کیا تھا۔مولانا دمشق سے ۵۵ میل دور زرع نامی بستی میں ۷ صفر ۶۹۱ھ کو پیدا ہوئے جو حوران شہر کی گردونواح میں موجود بستیوں میں سے ایک تھی،پھر آپ نے وہاں سے طلب علم کے لیے دمشق کا سفر کیا۔[3]

مولانا نے ان اساتذہ سے تعلیم حاصل کی:

۱۔ابو بکر بن عبد الدائم

۲۔عیسی بن مطعم

۳۔فاطمہ بنت جوہر

۴۔امام ابن تیمیہ

۵۔اسماعیل بن مکتوم

آپ سے کسب فیض حاصل کرنے والے طلباء کی کثیر تعداد ہے جن میں سے چند کا ذکر کیا جاتاہے۔

۱۔ابوالفرج عبد الرحمان بن رجب

۲۔امام ابن کثیر

۳۔ابن عبد الہادی

۴۔محمد بن عبد القادر النابلسی۔[4]

مولاناعزیر شمسؒ کے متعلق اہل علم وفن کی آراء:

علماء محدثین وفقہاء امام ابن قیم کی قابلیت کو تسلیم کرتے تھے اور آپ کی علمی خدمات کے معترف تھے آپ کی مدح میں چند جلیل القدر علماء کے اقوال درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:''امام ابن قیم نے علم حدیث اس کے تمام فنون اور رجال کو سمجھنے کا خوب اہتمام کیا فقہ سے بھی شغف رکھتے تھے اور بڑی قابلیت سے فقہی مسائل بیان کرتے ہیں اور علم نحو سے بھی خوب آشنا تھے''۔[5]

۲۔ قاضی برہان دین زرعی کے ایک بیان کے مطابق آسمان کی چھت کے نیچے آپ سے بڑا کوئی عالم نہیں آپ صدریہ میں درس وتدریس میں مشغول رہتے تھے اور کئی سالوں تک مدرسہ جوزیہ میں امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں آپ نے بے شمار بھی کتابیں لکھی ہیں۔[6]

---

[3] ابن رجب،عبد الرحمان بن أحمد،ذیل طبقات الحنابلہ،مکتبہ العبیکان الریاض،۲۰۰۵،ج ۲ص ۱۷۰

[4] شرف الدین،عبد العظیم عبد السلام،ایم۔اے،حیات حافظ ابن قیم،شیخ غلام علی پبلشرز،کراچی ۱۹۸۹ء،ص ۱۰۷

[5] ذیل طبقات الحنابلہ لابن رجب،ص ۵۹۳

[6] ایضا،ص ۵۹۳

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

۳۔امام ابن حجر کے نے آپ کی مدح میں بہت کچھ لکھا جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے امام ابن قیم مضبوط دل، وسیع العلم، مذہبی اختلافات اور سلف صالحین کی علمی میراث سے خوب الماِم رکھتے تھے امام ابن تیمیہ کی محبت سے سرشار رہتے آپ کے اقوال کی بھرپور تائید کرتے تھے آپ نے امام ابن تیمیہ کی تصنیفات کی تہذیب واصلاح فرمائی نماز فجر پڑھتے اور بیٹھے رہتے بڑی دیر تک محو عبادت رہتے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ میری روح غذا ہے اگر اسے چھوڑ دوں گا تو تیں ضائع ہو جائیں گی آپ کا ماننا تھا کہ صبر وافلاس سے دین میں امامت ملتی ہے سالک کے لیے ایسی عالی ہمت ملتی ہے جو ہر طرح اسے سرگرم اور چست رکھتی ہے اور ایسے علم وعرفان کی حاجت ہے جو اس کی رہنمائی کرتا رہے۔ آپ ۱۳رجب ۷۵۱ھ کو نماز عشاء کے وقت داعی اجل کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے اس دار فانی سے روانہ ہوئے، وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۰ سال تھی۔[7]

امام ابن قیم کی ارمغان علمی کا تعارف:

امام ابن قیم کی کتب کو دیکھ کر آپ کی وسعت علمی کا اندازہ ہوتا ہے آپ نے علوم شرعیہ کی مختلف اقسام میں تقریبا ۶۰ سے زیادہ کتب تحریر فرمائی ہیں جن میں سے چند اہم مشہور درج ذیل ہیں:

۱۔ نماز کے مسائل اور بے نماز کے احکام کے متعلق آپ نے کتاب الصلوۃ تحریر کی ہے ۔

۱۔ اسلامی سیاسی مسائل کے متعلق آپؒ نے الطرق الحکمیہ تحریر فرمائی۔

۳۔صوفیاء اور علم تصوف میں منازل السائرین اس کی شرح مدارج السالکین عدۃ الصابرین وزخیرہ الشاکرین تحریر فرمائی۔

۴۔ تقدیر کے مسائل میں آپ نے شفاء العلیل تحریر فرمائی۔

۵۔فقہ واصول فقہ میں آپ نے اُعلام الموقعین تحریر کی ہے جو تین جلدوں پر مشتمل ہے۔

۶۔سیرت النبی کے موضوع پر آپ نے زاد المعاد تحریر فرمائی جو اپنی مثال آپ ہے۔

۷۔علم تاریخ میں آپ نے اُخبار النساء تحریر فرمائی۔

زاد المعاد امام ابن قیم رحمہ اللہ کی لازوال اور بے مثال مشہور زمانہ تصنیف ہے جو آپ رحمہ اللہ کی حضور سے بے پناہ عقیدت کا منہ بولتا ثبوت ہے یہ کتاب ایک ایسی کتاب ہے جو علوم سیرت میں انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے اس بات میں دو رائے نہیں اور اس فن پر جتنی بھی کتب تحریر کی گئی ان تمام کتب میں سے کوئی بھی کتاب اس کتاب کی طرح ہمہ پہلو نہیں ہے۔اس کتاب کی جامعیت کی بناء پر علماء محدثین فقہائے عظام اپنی گراں قدر تصانیف اور تالیفات میں اس کتاب سے مستفید ہوئے ہیں مؤلف رحمہ اللہ نے سرتاج الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو ہر زاویے سے تفصیلا ذکر فرمایا آپ کی گفت وشنید، چال ڈھال، عادات وعبادات، سیرت وصورت اور آپ کی اخلاقی وتخلیقی صفات کے متعلق جزوی اور کلی بحث فرمائی امام ابن قیم رحمہ اللہ نے دراصل یہ کتاب ایسے لوگوں کے لیے تحریر فرمائی جو سیرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تحقیقی اور تاریخی مطالعہ کرنا چاہتے ہیں انہوں نے اس کتاب میں قران پاک کی تفسیر احادیث نبویہ کی تشریح کے ساتھ ساتھ احادیث کی صحت وضعف راویان حدیث پر جرح وتعدیل اور فقہی مسائل پر سیر حاصل مدلل بحث کی ہے نیز غزوات نبوی کی تاریخ اور مکی اور مدنی زندگی کی مستند تفصیل بیان کرنے سمیت بہت سی متعلقہ اور غیر متعلقہ بحوث شامل فرمائی ہیں۔

مولانا عزیر شمسؒ کے محقق نسخہ کے عملی پہلوؤں کا جائزہ:

۱۔ یہ کتاب انیس مختلف نسخوں سے جمع کی گئی ہے ان میں سے یمنی اور نسخہ رباط کے علاوہ تمام ناقص ہیں۔

۲۔تمام اجزاء میں خطی نسخوں پر اعتماد کیا گیا ہے، اکثر اجزاء میں کم از کم آٹھ نسخوں سے استفادہ کیا گیا ہے، نسخوں کے مختلف ہونے کی وجہ سے ہر مجلد کی ابتداء میں ان کے رموز حروف تہجی کی صورت میں لکھ دیئے گئے ہیں عبارت کی تصحیح میں جن نسخوں پر اعتماد کیا گیا ہے ان میں سے بھی اس کا انتخاب کیا جو عبارت کے اعتبار سے درست ترین تھا، اس بات کی مکمل کوشش کی گئی ہے کہ درست ترین عبارت کا انتخاب کیا جائے۔

۳۔ صرف ایسے اختلافات کو بیان کرنے پر اکتفاء جن میں کوئی اضافی فائدہ ہو یا نسخوں میں واقع ناموں میں غلطیوں اور تبدیلیوں کو بطور مثال بیان کیا ہے۔

۴۔پہلے سے طبعہ شدہ نسخوں میں موجود اُخطاء پر متنبہ کیا اور اس مسئلہ میں استعاب کرنے کی بجائے اہم مقامات کو بیان پر اکتفاء کیا ہے۔

---

[7] حیات حافظ ابن قیم، ص ۱۰۱

۵۔ تخریج کے معاملے میں درمیانی راہ اختیار کی گئی ہے مراجع کے مختلف ہونے کی وجہ سے مصنف کے الفاظ واقع اختلاف کو بھی ویسے ہی رکھا گیا ہے لیکن اگر کوئی نہایت واضح حذف واضافہ ہو تو اسے ذکر کی گیا ہے۔

۶۔ایسی غلطی جس کو نقل کرنے میں تمام نسخے متفق ہیں تو اسے ویسے ہی رہنے دیا ہے ہاں اگر رسم الخط تصرف کا محتمل ہے تو اس کو درست کر دیا گیا۔

۷۔ایسے الفاظ جو مخطوطات کے اصل الفاظ سے زائد ہیں وہ اکثر یا تو مولف نے جن مصادر سے استفادہ کیا ان میں موجود یا سیاق میں خلل کی وجہ سے یا پھر نسخہ ساز نے غلطی سے لکھ دیا ہے ہم نے ان بریکٹوں ( ) میں تحریر کر کے ان کا تذکرہ حواشی میں کیا ہے۔

۸۔درستگی کی تلاش اور عبارت کی نوک پلک کے لیے ان تمام کتب کی طرف رجوع کی گیا ہے جن کی طرف رجوع کرنا ممکن تھا خواہ مولف نے ان کا ذکر کیا ہو یا نہ کیا ہو کیونکہ بسا اوقات مصنف حدیث کسی کتاب سے نقل کرتے ہیں اور اسے منسوب کسی اور کتاب کی طرف کر دیتے ہیں ایسے موقع پر صحیح ترین موقف بیان کیا گیا ہے کیونکہ اسی وجہ سے بہت سے سابقہ محققین نے أغلاط کا سامنہ کیا ہے۔

درج بالا اوصاف کے ساتھ متصف یہ کتاب قارئین کے لیے دستیاب ہے اللہ تعالی اس کے تحقیقی عمل میں شامل ہر شخص کو دنیا آخرت میں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔آمین

مولانا عزیر شمس کا زادالمعاد پر تحقیق کا منہج واسلوب

زاد المعاد کی تحقیق کرنے میں محققین کی ایک جماعت نے شرکت کی ہے جن میں سے مولانا عزیر شمس نے کتاب کی مجلد ۲ اور مجلد ۶ پر اپنی تحقیقی خدمات پیش کی ہیں،آپ کا اسلوب درج ذیل نکات کی صورت میں پیش کیا جارہا ہے۔

۱۔ روایات کی تحقیق اور ان سے مستنبط مختلف فیہ مسائل میں راجح کی نشاندہی دلائل کی روشنی میں فرمائی ہے جیسے میں میں موجود روایت جو عبدالرزاق نے عبد اللہ بن محرر سے وہ امام زہری سے وہ سلمہ سے اور سلمہ ابوہریرہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کو لکھا کہ شہد کا دسواں حصہ بطور زکوۃ لیا جائے گا مولانا کی تحقیق کے مطابق یہ حدیث عبدالرزاق میں ۶۹۷۲ نمبر ہے امام عقیلی نے اسے الضعفاء میں (۳۵۰/۳) ذکر کیا ہے اس مسئلہ میں رسول اللہ ﷺ نے سے کوئی روایت بھی صحیح سند سے ثابت نہیں ہاں البتہ سیدنا عمر بن خطاب سے شہد کی زکاۃ کے واجب ہونے کا ثبوت موقوفا ملتا ہے۔[8]

۲۔اختلاف نسخ کی وجہ سے اسانید میں موجود اعلام کے ناموں میں واقع اختلاف کی نشاندہی کر کے تصحیح کو اصل مصدر سے نقل کیا ہے جیسے: سابقہ روایت میں موجود عبیداللہ بن محرز بعض نسخوں میں عبداللہ بن محرز ہے مولانا کی تحقیق کے مطابق تہذیب التہذیب (۳۸۹/۵) میں عبداللہ بن محرز ہے اور یہ ہی صحیح ہے۔[9]

۳۔ رسم الخط کے اختلاف کو واضح کیا ہے جیسے: حدیث قدسی ہے"أحب عبادى الى أعجلهم فطرا " (میرے محبوب ترین بندے افطار میں جلدی کرتے ہیں)و هذا يقتضى كراهية الفطور فكيف تركه (اس روایت سے لیٹ افطاری کی کراہت ثابت ہے اس میں واضح کیا کہ بعض نسخوں میں فطور کی جگہ "فطر" ہے۔[10]

۴۔ غریب الفاظ کی وضاحت لغت کی کتب کی روشنی میں بیان کی ہے جیسے عبارت میں موجود لفظ "الأكمة" کی تفسیریوں کی کہ اس سے مراد ٹیلہ ہے یا وہ جگہ جو اپنے اردگرد کی جگہوں سے بلند ہو۔[11]

۵۔ مصطلحات شرعیہ کی تعریف تفصیلا بمع اصل مراجع فرمائی ہے"وفوقه الجزع والجزعة وكلما كثرت الابل زاد السن"متن میں آنے والے ان الفاظ کی شرعی اصطلاح میں معنی ومفہوم حاشیے میں باحوالہ یوں وضاحت فرمائی" فاذا دخلت في الخامسه فذكر جذع والانثى جزعة "انظر: ((المطلع)) للبعلي (ص ۱۲۴، ۱۲۵)۔[12]

---

[8] ۔ابن قیم، أبو عبداللہ محمد بن أبی بکر، زاد المعاد فی هدى خیر العباد، تحقیق عزیر شمس، مؤسسۃ سلیمان الراجحی، ریاض، ط ا، ج ا، ص ۱۳

[9] ۔ أیضا، ص ۵

[10] ۔ زاد المعاد فی هدى خیر العباد، ج ۲، ص ۴۶

[11] ۔ أیضا، ص ۴۸۵

[12] ۔ أیضا، ص ۸

JAHAN E TAHQEEQ جہانِ تحقیق
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

۶۔ کتاب میں وارد تمام أحادیث کی مکمل تخریج فرمائی ہے جیسے: "وكان يبعث الخارص فيخرج على أرباب النخيل ثمر نخلهم وينظر كم يجيءمنه وسقافيحسب عليهم من الزكاة بقدر" متن میں مذکور اس حدیث کی یوں تخریج فرمائی" اخرجه ابو داوود(۱۶۰۳) والترمزي(۶۴۴) والنسائي(۲۶۱۸) وابن ماجه(۱۸۱۹) وابن خزيمه(۲۳۱۷)والبيهقي(۱۲۲/۴)من حديث عتاب بن اسيد"۔[13]

۷۔ معتبر علماء ومحدثین کے احادیث پر لگائے ہوئے حکم کو تحریر کیا ہے جیسے: متن میں موجود اس عبارت کے متعلق "وكان يامر الخارص أن يدع لهم الثلث أو الربع فلا يخرصه عليهم "کے معنی اور مفہوم کے متعلق روایات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے معتبر علماء کے اس حدیث کی صحت اور سقم کے بارے میں حکم نقل فرمائےاخرجه احمد(۱۶۰۹۴) وابو داود(۱۶۰۵)والترمذي(۶۴۲) وابن خزيمه(۲۳۱۹) من حديث سهل بن حثمه وفيه عبد الرحمن بن مسعود بن نيار مجهول فسكت عنه الحافظ في الفتح(۲۷۴/۳) والحديث ضعفه الالباني في ضعيف ابي داود(۱۱۵/۱۰)۔[14]

۸۔ متن میں موجود مرسل روایات میں ارسال کی نشاندہی فرمائی ہے جیسے:"وفي مسند الامام الاحمد عن ابي سياره المتعي قال قلت يارسول الله ان لي نخلا قال أدا لعشر قلت يارسول الله يحميهالي فحماهالي"،متن میں موجود اس روایت کے تخریج یوں پیش کی ہے: اخرجه ابن ماجه(۱۸۲۳) والبيهقي(۱۲۶/۴)وفيه سليمان بن موسى قال البخاري رحمه الله في "العلل الكبير"،ص(۱۰۸،۱۰۷)هو حديث مرسل سليمان لم يدرک احدا من اصحاب النبي۔[15]

۹۔ مولف نے اگر کسی حدیث کا حوالہ دیا کسی کتاب سے اور وہ حدیث اس کتاب سے نہیں ملی بلکہ وہ کسی اور کتاب سے لی گئی ہے تو اسے تفصیل سے بیان فرمایا ہے جیسے: ("وقد روى الترمذى في جامعه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إذا دخل النور القلب انفسح وانشرح قالوا وما علامة ذلك يا رسول الله۔۔۔۔")اس حدیث پر تبصرہ فرماتے ہوئے مولانا عزیر شمس رحمہ اللہ فرماتے ہیں" لم أجده فيه وقد رواه الحكيم الترمذي في((نوادر الاصول))(۵۴۰) من حديث ابن عمر بإسناد ضعيف جدا"۔[16]

خلاصۃ البحث

برصغیر پاک وہند کی سرزمین اس اعتبار سے بہت خوش قسمت ہے کہ یہاں بڑے نامور علماء پیدا ہوئے خصوصاً سیرت نویسی کے حوالہ سے ان ہی علماء میں مولانا عزیر شمس عظیم محقق تھے جن کی قابلیت کا اعتراف عصر رواں کی عظیم شخصیات بھی کرتی ہیں جن میں امام کعبہ الشیخ الدکتور عبدالرحمان السدیس ڈاکٹر وصی اللہ عباس اور دیگر محققین شامل ہیں، جنہوں نے کھلے دل سے ان کی علمی قابلیت کا اعتراف کیا ہے۔

1. مولانا عزیر شمس وہ گوہر نایاب ہیں جنہوں نے علوم شریعہ میں سے تقریبا ہر میدان میں بے مثال ولا جواب خدمات سرانجام دی ہیں۔ خصوصا سیرت نویسی کے حوالہ سے زادالمعاد فی ھدی خیر العباد کی تحقیقات کے حوالہ سے۔
2. مولانا عزیر شمسؒ سے پہلے کسی نے بھی امام ابن تیمیہ کی کتب، رسائل، مخطوطات اور دیگر تراث علمی کی خدمت اس انداز میں نہیں کی جیسے آپ نے کی ہے اس لیے ہی عصر حاضر کے محققین آپ کو ان کی تراث علمی کا امین کہا جاتا ہے۔
3. آپ کی تحقیق خدمات سے بہت سا ایسا علمی مواد نہایت سادہ وآسان انداز میں منظر عام پہ آیا ہے جو اس سے پہلے اہل علم کی دسترس سے باہر تھا آپ نے تقریبا ۸۰ سے زائد مختلف ممالک کی لائبریریوں سے استفادہ کرکے جمع فرمایا ہے۔
4. آپ نے علامہ عبدالرحمان المعلمی الیمانی کے مخطوطات کی طباعت اوران کو نشر کر کے ایک بہت بڑا علمی خزانہ قارئین علماء وطلباء کی نظر کیا ہے۔

نتائج وسفارشات

---

[13] ۔ أیضاً، ص ۱۱

[14] ۔ أیضاً، ص ۱۱

[15] ۔ أیضاً، ص ۱۳

[16] ۔ أیضاً، ص ۲۸

I. علوم حدیث، سیرت، فقہ، اصول الفقہ اور اجتہاد وغیرہ کے متعلقہ کتب میں مولانا عزیز شمس کا منہج مثالی ہے اور ان علوم وفنون میں محققین کے لیے مولانا کا تحقیقی طریقہ کار مشعل راہ ہے۔اور تحقیقی اصول وقواعد کے مطابق ہے۔

II. مولانا عزیز شمس جن کتب کو تحقیقات کے لیے اختیار کیا ہے وہ کتابیں اپنے موضوع پر نہایت اہم تصور کی جاتی ہیں ان کا ترجمہ دیگر زبانوں میں بھی ہونا چاہیے تاکہ ہر سطح کے اہل علم ان سے استفادہ کر سکیں اور آپ کی علمی کاوشوں کو تمام عالم اسلام میں متعارف کروایا جائے۔

III. امام ابن تیمیہ اور امام ابن قیم کی تراث علمی کی طباعت میں جو خدمات مولانا نے پیش کی ہیں اس کی مثال نہیں ملتی آپ کی انتہائی خواہش کے باوجود آپ ان اعلام کی تُراث کا احاطہ کرنے سے قاصر رہے لھذا ان کے باقی ماندہ تحقیقی منصوبہ جات کی تکمیل کے لیے محققین کو بھر پور کوشش کرنی چاہیے۔اور اس کے لیے باقاعدہ جامعات میں چیئرز قائم کرنے کی ضرورت ہے۔

IV. مولانا عزیز شمس نے مختلف موضوعات پر اپنے لیکچرز ریکارڈ کروائے ہیں جو سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمز پر موجود ہیں ان کو کتابی شکل میں اکٹھا کیا جائے۔اور تخریج وتحقیق کے بعد شائع کیا جائے۔